

## عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب ابو محمد المدنی (۱)

رضاحسن

نام ونسب:

عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب القرشی الهاشمی، ابو محمد المدنی۔  
آپ چوتھے طبقے کے تابعین میں سے تھے اور صحاح ستہ میں آپ کی روایات سنن ابو داؤد، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کے دادا محترم عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ اور آپ کی والدہ محترمہ زینب الصغریٰ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ اس طرح آپ والد اور والدہ دونوں کی طرف سے طالبی تھے۔

شیوخ و اساتذہ:

آپ کے اساتذہ میں کئی صحابہ شامل ہیں مثلاً: انس بن مالک، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، الربیع بنت معوذ، اور عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہم وغیرہ۔ اور تابعین میں سے سیدنا تابعین سعید بن المسیب، عطاء بن یسار، علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، محمد بن علی بن ابی طالب المعروف بابن الحنفیہ رحمہم اللہ، وغیرہ آپ کے شیوخ میں سرفہرست ہیں۔

تلامذہ:

آپ سے بشر بن المفضل، حماد بن سلمہ، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ الجعفی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شریک بن عبد اللہ القاضی، عبد الرحمن بن مہدی، یحییٰ بن سعید القطان، فلیح بن سلیمان، معمر بن راشد، اور ابواسحاق السبعی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

حدیث میں آپ کی ثقاہت کے مسئلے میں محدثین کے درمیان شدید اختلاف پایا جاتا ہے لیکن جمہور محدثین اور جرح و تعدیل کے اصول و ضوابط کے مطابق آپ ثقہ و صدوق ہیں اور آپ کی حدیث کم از کم حسن کے درجے کی ہوتی ہے۔ ابن عقیل کے متعلق مفصل تحقیق درج ذیل ہے۔

## جارحین کے اقوال

درج ذیل محدثین سے آپ پر جرح منقول ہے:

۱۔ امام سفیان بن عیینہ (المتوفی: ۱۹۸ھ) سے سعید بن نصیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

أَرْبَعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُمْسِكُ عَنْ حَدِيثِهِمْ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فُلَانٌ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ، وَهُوَ الرَّابِعُ.

قریش میں سے چار لوگ ایسے ہیں جن کی حدیث سے اجتناب کرنا

چاہیے، میں (سعید) نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: (۱)

فلان شخص (۲) علی بن زید (۳) یزید بن ابی زیاد (۴) اور چوتھا عبد اللہ

بن محمد بن عقیل۔ [الضعفاء الكبير: ۲/۲۹۸، و اسنادہ حسن]۔

ایک دوسرے مقام پر امام ابن عیینہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ فِي حِفْظِهِ شَيْءٌ. [الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/۲۹۹، و

الجرح والتعديل: ۱۵۴/۵]۔

ابو عمر القطعی بیان کرتے ہیں کہ:

كان بن عيسنة لا يحمد حفظ بن عقیل. [الجرح

والتعديل: ۱۵۴/۵، اسنادہ صحیح]۔

نوٹ: اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن عقیل کا حافظہ باقی ثقہ محدثین کی طرح نہ تھا، لیکن کیا ان کا حافظہ اس قدر گرا گیا کہ ان کی حدیث کو ضعیف کے درجے تک لا پہنچائے؟ اس بات کی توضیح اس جرح میں نہیں ملتی لیکن اگر دوسرے محدثین کے اقوال کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کا حافظہ کمزور ضرور تھا لیکن اتنا نہیں کہ وہ ضعیف الحدیث ہو جائیں بلکہ وہ صرف صحیح الحدیث سے گرتے ہوئے حسن الحدیث کے درجے پر پہنچے۔ لہذا امام ابن عیینہ کی جرح ابن عقیل کے حسن الحدیث ہونے کے منافی نہیں۔

۲۔ امام علی بن عبد اللہ المدینی (المتوفی: ۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ ضَعِيفًا. [سؤالات ابن ابی شیبہ لابن المدینی: ۸۸/۱، ت ۸۱]

۳۔ امام یحییٰ بن معین (المتوفی: ۲۳۳ھ) نے فرمایا:

لیس بذاک. [تاریخ ابن ابی خثیمہ: ۱۲۴/۲، و الجرح والتعديل: ۱۵۴/۵]

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

ضعیف الحديث. [الضعفاء العقيلي: ۷۰۱/۲]

امام ابن معین کے مزید اقوال کے لیے دیکھئے: [موسوعة احوال

یحییٰ بن معین: ج: ۳، ص: ۱۳۰-۱۳۲]

نوٹ: یہ جرح تین وجوہ کی بناء پر مردود ہے:

اول: امام یحییٰ بن معین اپنے تشدد کی وجہ سے مشہور ہیں۔

دوم: یہ جرح بلا بیان السبب اور غیر مفسر ہے۔

سوم: یہ جرح جمہور کے خلاف ہے۔

۴۔ محمد بن راشد الخزاعي (المتوفی: بعد ۱۶۰ھ) کہتے ہیں:

لیس بذاک. [تاریخ ابن ابی خثیمہ: ۲۸۸/۲، اسنادہ صحیح]

۵۔ امام محمد بن سعد کاتب الواقدي (المتوفی: ۲۳۰ھ) فرماتے

ہیں:

وَكَانَ مُنْكَرَ الْحَدِيثِ لَا يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِهِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْعِلْمِ. [الطبقات الكبرى: ۲۶۴/۱]

۶۔ امام ابو زرہ الرازی (المتوفی: ۲۶۴ھ) فرماتے ہیں:

يختلف عنه في الأسانيد. [الجرح والتعديل: ۱۵۳/۵]

نوٹ: یہ کوئی مستقل تضعیف نہیں ہے۔

۷۔ امام ابو حاتم الرازی (المتوفی: ۲۷۵ھ) فرماتے ہیں:

لين الحديث ليس بالقوى ولا ممن يحتج بحديثه

يكتب حديثه وهو أحب الي من تمام بن نجيع. [الجرح والتعديل: ۱۵۳/۵]

نوٹ: امام ذہبی امام ابو حاتم کے متعلق فرماتے ہیں:

إِذَا وَثَّقَ أَبُو حَاتِمٍ رَجُلًا فَتَمَسَّكَ بِقَوْلِهِ، فَإِنَّهُ لَا يُوثَّقُ إِلَّا رَجُلًا صَحِيحَ الْحَدِيثِ، وَإِذَا لَيَّنَ رَجُلًا، أَوْ قَالَ فِيهِ: لَا يُحْتَجُّ بِهِ، فَتَوَقَّفْ حَتَّى تَرَى مَا قَالَ غَيْرُهُ فِيهِ، فَإِنْ وَثَّقَهُ أَحَدٌ، فَلَا تَبْنِ عَلَى تَجْرِيجِ أَبِي حَاتِمٍ، فَإِنَّهُ مُتَعَنِّتٌ فِي الرِّجَالِ، قَدْ قَالَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ رِجَالِ (الصَّحَاحِ): لَيْسَ بِحُجَّةٍ، لَيْسَ بِقَوِيٍّ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ. [سير اعلام النبلاء: ۲۶۰/۱۳]

۸۔ امام ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی (المتوفی: ۲۵۹ھ) فرماتے

ہیں:

توقف عنه عامة ما يروى غريب. [احوال الرجال

للجوزجاني: ت: ۲۳۴]

۹۔ امام ابو جعفر العقيلي (المتوفی: ۳۲۲ھ) نے انہیں اپنی کتاب

”الضعفاء“ میں ذکر کیا ہے۔ [۲۹۸/۲ ت ۸۷۲]

۱۰۔ امام ابو احمد بن عدی الجرجانی (المتوفی: ۳۶۵ھ) فرماتے

ہیں:

ويكتب حديثه. [الكامل: ۲۰۹/۵]

تضعيف ہی مراد ہوتی ہے۔

۱۱۔ امام ابو حفص بن شاہین (المتوفی: ۳۸۵ھ) نے انہیں اپنی

کتاب ”الضعفاء“ میں ذکر کیا ہے۔ [۱۱۸/۱]

۱۲۔ امام ابن حبان البستي (المتوفی: ۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ سَادَاتِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ فَهْمَاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَأَهُمْ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَدِيءَ الْحِفْظِ كَانَ يَحْدُثُ عَنْ التَّوَهُُّمِ فَيَجِيءُ بِالْخَبَرِ عَلَى غَيْرِ سَنَنِ فَلَمَّا كَثُرَ ذَلِكَ فِي أَخْبَارِهِ وَجِبَ مَجَانِبَتُهَا وَالاحتجاج بضدها. [المجروحين لابن حبان: ۳/۲]

۱۳۔ امام ابو الحسن الدارقطني (المتوفی: ۳۸۵ھ) فرماتے ہیں:

ليس بالقوى. [العلل الدارقطني: ۱۷۴/۱]

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

ضعيف. [العلل: ۲۲۲/۳]

۱۴۔ امام ابو عبد اللہ الحاکم النیسابوری (المتوفی: ۴۰۵ھ) فرماتے

ہیں:

عمر فساء حفظه فحدث على التخمين. [سؤالات

السنجری للحاکم: ۱۰۴/۱]

اس جرح کا تعلق مطلقاً تضعیف سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اختلاط

سے ہے۔ اور نیچے تعدیل کے اقوال میں بیان کیا جائے گا کہ امام حاکم

نے ابن عقیل کی صراحۃً توثیق بھی کر رکھی ہے۔ جہاں تک اختلاط کا تعلق

ہے تو ابن عقیل سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اسی لیے حافظ ابن حجر نے

بھی ان کے اختلاط والی بات کو بالجزم ہرگز ذکر نہیں کیا ہے جس کا

مطلب ہے کہ ابن حجر کے نزدیک بھی ان کا اختلاط ثابت نہیں ہے۔

۱۵۔ امام خطیب بغدادی نے ابن عقیل کی ایک حدیث ذکر کرنے

کے بعد فرمایا:

الاضطراب فيه من ابن عقيل فانه كان سيء

الحفظ. [تاریخ دمشق لابن عساکر: ۲۶۶/۳۲، واسنادہ صحیح]

ظاہر ہے کہ اگر کوئی ثقہ راوی بھی حدیث میں اضطراب کرے تو وہ

قابل قبول نہیں ہوتا تو جب کوئی ثقہ متکلم فیہ راوی ایسا کرے تو وہ بدرجہ

اولیٰ مردود ہوگا اور اس کے ثبوت کی تقویت کے لیے اس راوی کے متکلم

فیہ ہونے سے ہی حجت پکڑی جائے گی چاہے وہ عام طور پر ثقہ ہی کیوں نہ ہو۔ اقتباس سے یہاں بھی یہی کچھ لگتا ہے۔

۱۶۔ حافظ ابوالفرج ابن الجوزی (المتوفی: ۵۹۷ھ) نے انہیں اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں ذکر کیا ہے۔ [۱۴۰/۲]۔

نوٹ: امام ابن الجوزی کا شمار متشدد ترین محدثین میں سے ہوتا ہے۔ آپ ہر اس شخص کو اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں ذکر کر دیتے ہیں جس پر ذرا سی بھی جرح منقول ہو اور توثیق کا ایک قول بھی نقل نہیں کرتے۔ اسی لیے امام ذہبی ابن الجوزی کی کتاب ”الضعفاء“ کے متعلق فرماتے ہیں:

وقد أوردته أيضا العلامة أبو الفرج ابن الجوزي في ”الضعفاء“، ولم يذكر فيه أقوال من وثقه، وهذا من عيوب كتابه، يسرد الجرح ويسكت عن التوثيق. [ميزان الاعتدال: ۱۶/۱]

۱۷۔ علامہ شرف الدین النوی (المتوفی: ۶۷۲ھ) فرماتے ہیں: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ. [المجموع شرح المذهب: ۴۳۵/۱]۔

۱۸۔ علامہ نور الدین الہیثمی (المتوفی: ۸۰۷ھ) ایک حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَفِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ لِسُوءِ حِفْظِهِ. [مجمع الزوائد: ۱۷/۱]۔

یہ قول علامہ ہیثمی کی توثیق کے خلاف ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ ممکن ہے کہ ہیثمی نے یہاں تضعیف نسبتی مراد لی ہو۔

۱۹۔ علامہ شہاب الدین البوصیری (المتوفی: ۸۴۰ھ) ایک حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ لِّضَعْفِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ. [اتحاف الخيرة: ۷۰/۱، ح: ۱۰]۔

یہ قول بھی علامہ بوصیری کی دوسری جگہ پر توثیق کے مترادف ہے۔

۲۰۔ علامہ بدر الدین العینی الحنفی (المتوفی: ۸۵۵ھ) ابن عقیل اور ایک دوسرے راوی پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَكَلاَهُمَا ضَعِيفَانِ. [عمدة القاری: ۳۰۴/۷]۔

☆ ابو الفضل محمد بن طاہر المقدسی المعروف بابن القيسرانی (المتوفی: ۵۰۷ھ) فرماتے ہیں:

وَعَبْدُ اللَّهِ هَذَا ضَعِيفٌ جَدًّا. [تذكرة الحفاظ: ۱۱۱/۱]۔

لیکن ابن القيسرانی خود ضعیف ہے۔

☆ امام ابن خزیمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

لا أحتج بابن عقیل لسوء حفظه. [تاریخ دمشق لابن عساكر:

۲۶۶/۳۲]۔

اولاً: یہ قول امام ابن خزیمہ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ ان سے یہ قول روایت کرنے والا شخص ابوبکر محمد بن جعفر، مجہول الحال ہے۔ اگر اس سے مراد المزنی ہے تو وہ یقیناً مجہول الحال ہے لیکن اگر اس سے مراد محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ ہے تو وہ بھی صرف مقبول ہے کیونکہ اس کی توثیق امام حاکم کے علاوہ اور کسی سے ثابت نہیں ہے، واللہ اعلم۔

ثانیاً: اس قول کے برعکس نیچے تعدیل کے اقوال میں بیان کیا جائے گا کہ امام ابن خزیمہ نے ابن عقیل سے اپنی کتاب الصحیح اور کتاب التوحید دونوں میں حجت پکڑی ہے۔

☆ ابو عبیدہ الآجری امام ابوداؤد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

كان سىء الحفظ. [سؤالات الآجری: ۳۵/۵]۔

لیکن الآجری مذکور کی توثیق خود نامعلوم ہے۔ لہذا یہ قول غیر مقبول ہے۔

☆ مروی ہے کہ امام ابوالاحمد الحاکم (المتوفی: ۳۷۸ھ) نے فرمایا:

ليس بذلك المتين المعتمد. [تاریخ دمشق لابن عساكر: ۲۵۸/۳۲]۔

اس قول کے راوی ”ابوبکر الصغار“ کی توثیق نامعلوم ہے۔

☆ ابو القاسم عبد اللہ بن احمد بن محمود الکلبی الحنفی (المتوفی: ۳۱۹ھ) نے ابن عقیل کو اپنی کتاب الضعفاء میں ذکر کیا ہے۔ [۳۹۱/۲]

ت ۱۱۳۳۔ ابو القاسم الحنفی مذکور خود ایک متروک شخص تھا۔ یہ معتزلہ کے سرداروں میں سے ایک تھا اور محدثین پر طعن و تشنیع کے لیے مشہور تھا۔ اس کام کے لیے اس نے علیحدہ سے ایک کتاب جمع کر رکھی ہے جس کا نام ہے ”الطعن علی المحدثین“۔ بعض نے تو اس پر کفر کا الزام بھی لگایا ہے۔

☆ ابو القاسم الحنفی مذکور خود ایک متروک شخص تھا۔ یہ معتزلہ کے سرداروں میں سے ایک تھا اور محدثین پر طعن و تشنیع کے لیے مشہور تھا۔ اس کام کے لیے اس نے علیحدہ سے ایک کتاب جمع کر رکھی ہے جس کا نام ہے ”الطعن علی المحدثین“۔ بعض نے تو اس پر کفر کا الزام بھی لگایا ہے۔

## معدین کے اقوال

۱۔ امام عبد الرحمن بن مہدی (المتوفی: ۱۹۸ھ) نے ابن عقیل سے روایت لی ہے، چنانچہ امام عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ يَحْيَى، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ. [الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲۹۸/۲،

والكامل لابن عدي: ۱۱۲/۲، والجرح والتعديل: ۱۵۳/۵، واسناده صحيح]۔

نوٹ: امام ابن مہدی اپنے نزدیک صرف ثقہ راوی سے ہی

”الثقات“ میں ذکر کیا اور فرمایا:

تابعی، ثقة، جازئ الحديث. [۲۷۷/۱ ت ۸۸۰]۔

۹۔ امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفی: ۳۱۰ھ) نے ابن عقیل کی کئی احادیث تہذیب الآثار میں روایت کیں ہیں اور ان کی اسانید پر صحت کا حکم بھی لگایا ہے۔ [بحوالہ اكمال تہذیب الکمال: ۱۸/۱۸۰]۔

۱۰۔ امام ابن خزیمہ (المتوفی: ۳۱۱ھ) نے ابن عقیل سے اپنی صحیح میں حجت پکڑی ہے۔ انہوں نے ایک باب باندھا اور اس میں صرف ابن عقیل کی ہی ایک روایت بیان کی۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ یہ سند ان کے نزدیک صحیح ہے۔ دیکھیں: [ح: ۱۴۶۹]۔

امام ابن خزیمہ نے ان سے اپنی کتاب ”التوحید“ میں بھی روایت کی ہے۔ دیکھیں: [ح: ۸۰۳، ۹۰۴]۔ اور اس کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ صرف صحیح اسانید سے ہی روایت کریں گے، چنانچہ فرماتے ہیں:

وبما ثبت وصح عن نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بالأسانید الثابتة الصحيحة بنقل أهل العدالة موصولا  
إليه. [مقدمہ کتاب التوحید: ص: ۱۱]۔

۱۱۔ امام ابو عوانہ الاسفرائینی (المتوفی: ۳۱۶ھ) نے ابن عقیل کی روایت کی تصحیح کی ہے۔ دیکھیں: [صحیح ابی عوانہ: ح: ۶۱۲۲]۔

۱۲۔ امام ابوبکر البرار (المتوفی: ۳۱۳ھ) ابن عقیل کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

وإسناده صالح. [مسند البزار: ۱۹/۹۱]۔

۱۳۔ امام ابو عبد اللہ الحاکم النیسابوری (المتوفی: ۴۰۵ھ) ابن عقیل کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه لتفرد عبد  
الله بن محمد بن عقیل بن أبي طالب، ولما نسب إليه من  
سوء الحفظ، وهو عند المتقدمين من أئمتنا ثقة  
مأمون. [المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۴۳/۱، ح: ۲۴۱]۔

ایک دوسرے جگہ پر ابن عقیل کے متعلق فرمایا:

هو مستقيم الحديث. [۲۵۳/۱ ح: ۵۴۰]۔

اور ایک دوسرے مقام پر ابن عقیل کی ایک روایت کے متعلق فرمایا:

ورواته عن آخرهم ثقات. [۳۹۷/۳ ح: ۵۵۰۳]۔

۱۴۔ امام حسین بن مسعود البغوی (المتوفی: ۵۱۶ھ) ابن عقیل کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

هذا حديث حسن. [شرح السنہ: ۱۷، ح: ۵۵۸]۔

۱۵۔ امام ابن الجارود (المتوفی: ۳۰۷ھ) نے ابن عقیل سے

روایت بیان کرتے تھے۔

۲۔ امام یحییٰ بن سعید القطان (المتوفی: ۱۹۸ھ) نے بھی ابن عقیل سے روایت بیان کی ہے۔ دیکھیں امام عمرو الفلاس کا مذکورہ بالا قول۔

نوٹ: امام یحییٰ القطان بھی اپنے نزدیک صرف ثقہ راوی سے ہی روایت کرتے تھے۔ اس کے برعکس امام علی المدینی فرماتے ہیں:

وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ. [الضعفاء الكبير: ۲/۲۹۸]۔

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر امام علی المدینی نے یحییٰ بن سعید کو ابن عقیل سے روایت کرتے نہیں سنا تو انہوں نے کبھی ان سے روایت کی ہی نہیں! خاص کر جب امام عمرو بن علی الفلاس صراحتاً فرما رہے ہیں کہ انہوں نے براہ راست یحییٰ بن سعید کو ابن عقیل سے روایت کرتے سنا ہے۔ لہذا صرف علی المدینی کا نہ سنا مضمر نہیں ہے۔ بہر حال اثبات کوئی پر تقدیم حاصل ہے۔

۳۔ امام بخاری

۴۔ امام اسحاق بن راہویہ

۵۔ امام احمد بن حنبل

۶۔ امام الحمیدی عبد اللہ بن زبیر المکی

امام ابو عیسیٰ الترمذی (المتوفی: ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں: کہ میں نے امام بخاری سے عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، وَالْحُمَيْدِيُّ  
يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ  
مُحَمَّدٌ: وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ.

یعنی احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، اور الحمیدی ان کی حدیث سے حجت لیتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا: کہ وہ مقارب الحدیث (یعنی حسن الحدیث) تھے۔ [سنن الترمذی: ۸/۱، والعلل الكبير للترمذی: ۲۲/۱ ت ۲]۔

ایک دوسری جگہ امام بخاری نے ابن عقیل کی بیان کردہ ایک حدیث کو ”حسن“ قرار دیا۔ [العلل الكبير للترمذی: ۵۸/۱]۔

۷۔ امام ابو عیسیٰ الترمذی (المتوفی: ۲۷۹ھ) نے ابن عقیل کی کئی احادیث کی تصحیح و تحسین کی ہے۔ دیکھیں: [سنن الترمذی: ح: ۳، ۳۳، ۳۴، ۱۲۸، ۹۹۷، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۴۵۷، ۲۰۹۲، ۲۴۵۷، ۲۷۹۷، ۳۰۱۰، ۳۵۵۸، ۳۷۳۰]۔

اور ایک جگہ پر امام ترمذی ابن عقیل کے متعلق فرماتے ہیں:

هُوَ صَدُوقٌ. [۸/۱]۔

۸۔ امام ابو الحسن العجلی (المتوفی: ۲۶۱ھ) نے انہیں اپنی کتاب

- روایت کر کے اس کی تصحیح کی ہے۔ [المنقی: ۱/۱۷۲ ح: ۶۸۶]۔
- ۱۶۔ امام ابن حزم الاندلسی (المتوفی: ۴۵۶ھ) نے اٹھلی میں ابن عقیل سے کئی جگہوں پر حجت پکڑی ہے۔ دیکھیں: [۲۷۷/۳، ۱۹۹/۴، ۵۱۱/۹]۔ وغیرہ۔
- ۱۷۔ امام ابن عبد البر الاندلسی (المتوفی: ۴۶۳ھ) نے ابن عقیل کی ایک منفرد روایت کے متعلق فرمایا:
- وَهُوَ خَيْرٌ حَسَنٌ. [الاستذکار: ۱۳۱/۵]۔
- نوٹ: حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ امام ابن عبد البر نے ابن عقیل کے بارے میں فرمایا:
- هو أوثق من كل من تكلم فيه. [تهذيب التهذيب: ۱۵/۶]۔
- لیکن یہ قول امام ابن عبد البر کی کسی کتاب میں ہمیں نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔
- ۱۸۔ امام ابو بکر بن الاعرابی (المتوفی: ۵۴۳ھ) ابن عقیل کی ایک روایت کی تصحیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
- رواه أبو داود بسند صحيح فقال حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي عقيل عن محمد بن الحنفية عن علي فذكره وهذا اصح من سند أبي عيسى. [عارضه الاحوذی: ۲۱/۱]۔
- ۱۹۔ امام ابن عساکر الدمشقی (المتوفی: ۵۷۱ھ) ابن عقیل کی ایک منفرد روایت کے متعلق فرماتے ہیں:
- حسن غريب. [معجم ابن عساکر: ۲۹۷/۱]۔
- ۲۰۔ حافظ عبد الحق الاشبیلی (المتوفی: ۵۸۱ھ) نے ابن عقیل کی روایات کو احکام الشریعہ الصغریٰ الصحیحہ میں ذکر کیا ہے۔ دیکھیں: [ص: ۲۵۲، ۳۳۳، ۷۱۴]۔ اور اس کتاب کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے:
- کہ وہ اس میں صرف صحیح اسناد والی حدیثیں نقل کریں گے، چنانچہ کتاب کے مقدمہ میں آپ فرماتے ہیں:
- وتخيرتها صحيحة الإسناد معروفة عند النقاد، قد نقلها الأثبات، وتداولها الثقات. [ص: ۷۱]۔
- ۲۱۔ حافظ ابن الاثير (المتوفی: ۶۰۶ھ) ان کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:
- هذا حديث صحيح معمول به. [الشافعي في شرح مسند الشافعي: ۵۰۶/۱]۔
- ۲۲۔ امام ضیاء المقدسی (المتوفی: ۶۴۳ھ) نے ابن عقیل کی کئی
- حدیثوں کی تصحیح کی ہے۔ دیکھیں: [المختار: ح: ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۸، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹

ہوتی ہے۔ اس بات کو مزید تقویت اس طرح بھی ملتی ہے کہ دوسرے مقامات پر حافظ ابن حجر نے ابن عقیل کی احادیث کی تحسین کی ہے، مثلاً حافظ ابن حجر نے ابن عقیل کی روایت کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔  
دیکھیں: [المطالب العالیہ: ۷۰/۵، ۵۲/۱۰]۔

اور تلخیص الکبیر میں حافظ صاحب فرماتے ہیں:  
وَابْنُ عَقِيلٍ سَيِّءُ الْحِفْظِ يَصْلُحُ حَدِيثُهُ لِلْمُنَابَعَاتِ فَأَمَّا إِذَا انْفَرَدَ فَيَحْسُنُ وَأَمَّا إِذَا خَالَفَ فَلَا يُقْبَلُ. [۲۵۵/۲]۔  
اور ایک مقام پر ابن عقیل کی بیان کردہ ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. [بلوغ المرام من أدلة الأحكام: ۱۴۲/۱ ح: ۴۹۱]۔

۳۵۔ حافظ نور الدین الہیثمی (المتوفی: ۸۰۷ھ) ابن عقیل کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:  
رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ، وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ... قُلْتُ: فَالْحَدِيثُ حَسَنٌ. [مجمع الزوائد: ۲۶۰/۱، ۲۶۱]۔

اس کے علاوہ درج ذیل مقامات پر بھی آپ نے ابن عقیل کی توثیق کر رکھی ہے:

[۱۵۰/۳]۔ وَقَالَ: فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ، وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ، وَفِيهِ كَلَامٌ.

[۲۷۸/۳]۔ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ، وَفِيهِ كَلَامٌ وَمَعَ ذَلِكَ فَحَدِيثُهُ حَسَنٌ.

[۷۶/۴]۔ وَقَالَ: رَجَالُ أَحْمَدَ، وَأَبَى يَعْلَى، وَالْبَزَّازِ رَجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ، وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ، وَفِيهِ كَلَامٌ.

[۲۴۰/۴]۔ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ، وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ، وَفِيهِ ضَعْفٌ، وَبَقِيَّةُ رَجَالِهِ ثَقَاتٌ.

۳۶۔ علامہ شہاب الدین البوصیری (المتوفی: ۸۴۰ھ) نے ان کی کئی احادیث کے متعلق فرمایا:

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. [مصباح الزجاجة: ۱۲۱/۱، ۱۴۳/۱، ۱۵۳/۱، ۱۱۴/۲]۔ وغیرہ۔

۳۷۔ علامہ القسطلانی (المتوفی: ۹۲۳ھ) ابن عقیل کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

وفيه عبد الله بن محمد بن عقیل وحديثه حسن. [ارشاد

اور ایک دوسرے مقام پر ان کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:  
إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. [۱۶۴/۳]۔

۲۹۔ حافظ محمد بن ابراہیم بن اسحاق، صدر الدین، المناوی (المتوفی: ۸۰۳ھ) ابن عقیل کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

فی سندہ عبد اللہ بن عقیل وهو حسن الحديث. [كشف المناهج والتنويع في تخريج الاحاديث المصايح: ۴۲۸/۴-۴۲۹]۔

۳۰۔ حافظ ابو الفضل العراقی (المتوفی: ۸۰۶ھ) ابن عقیل کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

وإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. [طرح الشریب فی شرح التقريب للعراقی: ۱۰۸/۲]۔

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:  
فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ. [طرح الشریب: ۱۵۳/۴]۔

۳۱۔ حافظ ابن الملقن (المتوفی: ۸۰۴ھ) ابن عقیل پر محدثین کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قلت: لا يضره لأنَّ الأكثرين احتجوا به. [خلاصه البدر المنير لابن الملقن: ۷۷/۱]۔

۳۲۔ حافظ ابن کثیر الدمشقی (المتوفی: ۷۷۷ھ) ان کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. [جامع المسانيد والسنن: ۵۷۰/۴، و طبقات الشافعيين: ۱۹۳/۱]۔

۳۳۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ (المتوفی: ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ ثَقَّةٌ صَدُوقٌ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ بِجَرَحٍ أَصْلًا. [تهذيب سنن أبي داود: ۱۱۷/۱، دوسرا نسخه ۱۸۳/۱]۔

۳۴۔ حافظ ابن حجر العسقلانی (المتوفی: ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

صدوق في حديثه لين ويقال تغير بأخرة. [تقريب

التهذيب: ۳۵۹۲]۔  
نوٹ: لین الحدیث سب سے ہلکی ترین جرح ہے جو تعدیل کے قریب ہے۔ غور کریں کہ حافظ ابن حجر نے ابن عقیل کو مطلقاً لین الحدیث بھی نہیں کہا بلکہ صرف فی حدیث لین کہا ہے یعنی یہ ہلکی ترین جرح بھی دوام پر دلالت نہیں کرتی۔ جس طرح ”منکر الحدیث“ اور ”روی المناکیر“ میں فرق ہے اسی طرح مطلقاً ”لین الحدیث“ کہنے اور صرف ”فی حدیث لین“ کہنے میں بھی بہت فرق ہے۔ یہ جرح ”صدوق لداوہام“ یا ”صدوق مخطئ“ وغیرہ جیسی ہی ہے جس میں راوی کی حدیث کم از کم حسن

الساری: ۳/۴۳۰-]

۳۸۔ متقی الہندی الحنفی (المتوفی: ۹۷۵ھ) نے ابن عقیل کی حدیث کی تصحیح کرتے ہوئے کہا:

وهذا إسناد صحيح. [کنز العمال: ۱۸۷۹۹-]

**خلاصہ تحقیق:**

عبداللہ بن محمد بن عقیل جمہور محدثین کے نزدیک صدوق حسن الحدیث ہیں لیکن جب وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔ ان پر کی گئی زیادہ تر جروح جمہور کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بہت نرم، اور بلا بیان السبب ہیں۔ چنانچہ محدث العصر شیخ ناصر الدین الالبانی ان کے متعلق فرماتے ہیں:

فيه كلام لا ينزل به حديثه عن رتبة الحسن. [ارواء

الغلیل: ۳۵۱/۴، و سلسلۃ الصحیحۃ: ۴۵۷/۲، ۵۹۴/۲-]

اور فرماتے ہیں:

هو حسن الحديث إذا لم يخالف. [ارواء الغلیل: ۴۰۴/۴، و

سلسلۃ الصحیحۃ: ۹۹/۵ ح: ۶۷-۲۰-]